روزوں کے مسائل

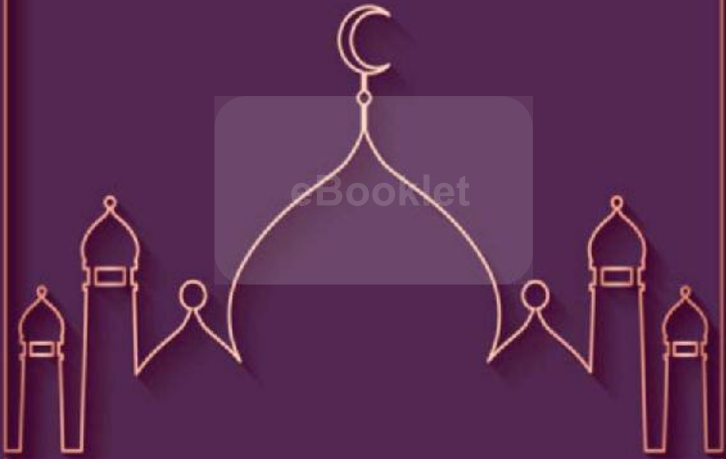

eBooklet

ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللهُ

پیاس چلی گئی اور رگیں تر ہو گئیں اور ان شاء اللہ اجر مل جائے گا۔ [سنن أبي داؤد: 2357]

روزوں کے مسائل

فہرست

1	روزوں کی فرضیت	9	تراویح
2	فضیلت	10	اعتکاف
3	اہمیت اور آداب	11	لیلۃ القدر
4	چاند دیکھنے کے مسائل	12	صدقہ فطر
5	نیت کے مسائل	13	عیدین
6	سحری کے مسائل	14	روزوں کی قضاء
7	روزے میں جائز، ناجائز اور روزے کو فاسد کرنے والے امور	15	نفلی روزہ
8	افطاری کے مسائل		

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

1۔روزوں کی فرضیت

سوال:روزے کب فرض ہوئے؟

جواب:روزے شعبان دو ہجری میں فرض کیے گئے۔

سوال:فرض روزے رمضان میں رکھنے کی کیا دلیل ہے؟

جواب:ماہ رمضان میں روزے رکھنے کی دلیل درج ذیل ہے:

اللہ تعالیٰ سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 185 میں فرماتے ہیں:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ...o

”رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا، جو لوگوں کے لیے ہدایت ہے اور (اس میں) حق و باطل میں فرق کرنے کے واضح دلائل ہیں۔ تو جو کوئی تم میں سے اس مہینے کو پائے اسے چاہیے کہ اس کے روزے رکھے...“۔

سوال:روزہ کی فرضیت کس حدیث سے ثابت ہے؟

روزہ کی فرضیت درج ذیل حدیث سے ثابت ہے۔

جواب:رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا“۔[صحیح مسلم:113]

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

سوال: کیا پہلی امتوں پر بھی روزے فرض تھے؟

جواب: پہلی امتوں پر بھی روزے فرض تھے۔

اللہ تعالیٰ سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 183 میں فرماتے ہیں:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزہ رکھنا فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم متقی بن جاؤ"۔

سوال: روزہ کس پر فرض ہے؟

جواب: روزہ ہر مسلمان عاقل، بالغ، مقیم اور روزہ کی طاقت رکھنے والے پر فرض ہے۔

بلوغت کی علامات

مندرجہ ذیل علامات میں سے کوئی ایک بھی ظاہر ہو جائے تو اس پر شریعت کے احکامات لاگو ہوں گے۔

پندرہ سال کا ہونا، شرم گاہ کے گرد سخت بالوں کا آنا، احتلام کا ہونا، لڑکیوں میں حیض کا شروع ہونا۔

سوال: روزہ کے لغوی اور شرعی معنی کیا ہیں؟

جواب: روزہ کو عربی زبان میں صوم کہتے ہیں۔

صوم کے لغوی معنی: کسی بھی چیز سے رک جانا ہے۔

صوم کے شرعی معنی: عبادت کے ارادے سے کھانے پینے، مجامعت اور دیگر روزہ توڑ دینے والی چیزوں سے طلوع فجر سے غروب آفتاب تک رک جانا ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سوال: روزہ رکھنے کا کیا مقصد ہونا چاہیے؟

جواب: روزہ رکھنے کا مقصد تقوٰی کا حصول ہونا چاہیے جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورۃ البقرہ میں ارشاد فرماتے ہیں:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ O [البقرة:183]

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزہ رکھنا فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم متقی بن جاؤ“۔

تقوٰی کے معنی بچنا ہے۔ روزے کی حالت میں صرف کھانے پینے سے ہی پرہیز کافی نہیں بلکہ ہر قسم کے گناہوں سے بچنا بھی ضروری ہے۔ روزے کی حالت میں اگر ہم حلال کھانے پینے سے پرہیز کرتے ہیں تو حرام اور ممنوع کاموں حتیٰ کہ برے خیالات، منفی سوچوں، بدگمانی، جھوٹ، چغلی، غیبت اور لڑائی جھگڑا کرنے سے بھی پرہیز لازم ہے۔

سوال: ماہِ رمضان کا آغاز کب ہوتا ہے؟

جواب: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مہینہ انیتس کا بھی ہوتا ہے، جب چاند دیکھ لو تو روزہ رکھو اور جب اسے دیکھ لو تو روزے ختم کرو، اگر تم پر بادل چھا جائیں تو اس کی گنتی پوری کرو (یعنی تیس دن مکمل کرلو)“۔ [صحيح مسلم:2503]

سوال: کیا بچوں کو روزہ رکھوایا جاسکتا ہے؟

جواب: نابالغ بچوں پر روزہ فرض نہیں ہے کیونکہ فرائض بلوغت کے بعد ہی نافذ العمل ہوتے ہیں لیکن ان کی تربیت کے لیے رکھوایا جاسکتا ہے۔ بعض علماء کا کہنا ہے کہ سات سال

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

کی عمر کا بچہ اگر روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہو تو اسے بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا جائے گا اور جب بچہ دس برس کی عمر میں روزہ نہ رکھے تو اسے سزا دی جائے گی جیسا کہ دس سال کے بچے کو نماز نہ پڑھنے پر سزا دی جائے۔[المغنی لابن قدامہ،ج،ص:90]

حدیث میں آتا ہے:

ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ عاشورہ کی صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے محلوں میں کہلا بھیجا کہ صبح جس نے کھا پی لیا ہو، وہ دن کا باقی حصہ (روزہ دار کی طرح) پورے کرے اور جس نے کچھ کھایا پیا نہ ہو وہ روزے سے رہے۔ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رمضان کے روزے کی فرضیت کے بعد ہم اس دن روزہ رکھتے اور اپنے بچوں کو بھی رکھواتے تھے۔ انہیں ہم اون کا ایک کھلونا دے کر بہلائے رکھتے۔ جب کوئی کھانے کے لیے روتا تو وہی دے دیتے، یہاں تک کہ افطار کا وقت آ جاتا۔[صحیح البخاری:1960]

بچے کے روزہ کا ثواب بچے کے علاوہ والدین کو بھی ملے گا۔

سوال: روزہ کس وقت سے لے کر کس وقت تک رکھا جاتا ہے؟

جواب: روزہ طلوع فجر سے غروب آفتاب تک رکھا جاتا ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

2۔ فضیلت

سوال: روزے رکھنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: روزے کی فضیلت میں بہت سی احادیث آئی ہیں ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے عمل کے بارے میں سوال کیا جو انہیں جنت میں داخل کرے تو آپ نے فرمایا: "تم روزہ کو لازم پکڑ لو کہ اس کی مانند کوئی چیز نہیں"۔

[سنن النسائی:2222]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی شب قدر میں ایمان کے ساتھ اور حصول ثواب کی نیت سے قیام کرے اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے اور جس نے رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رکھے اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔[صحیح البخاری:1901]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "ابن آدم کے تمام اعمال اس کے لیے ہیں سوائے روزہ کے، بے شک وہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کی جزا دوں گا"۔[صحیح البخاری:1904]

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ ماہ رمضان کے ہر دن اور رات میں (لوگوں کو جہنم سے) آزاد کرتے ہیں۔ اور (ماہ رمضان کے) ہر دن میں ہر مسلمان کے لیے ایک ایسی گھڑی ہے جس میں اس کی دعا قبول کی جاتی ہے"۔[صحیح الترغیب والترھیب:1002]

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

سوال: جنت کے اس خصوصی دروازے کا نام کیا ہے جس سے صرف روزے دار داخل ہوں گے؟

جواب: سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت کا ایک دروازہ ہے جسے ریان کہتے ہیں قیامت کے دن اس دروازہ سے صرف روزہ دار ہی جنت میں داخل ہوں گے، ان کے سوا اور کوئی اس میں سے نہیں داخل ہو گا، پکارا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں؟ وہ کھڑے ہو جائیں گے ان کے سوا اس سے اور کوئی نہیں اندر جانے پائے گا اور جب یہ لوگ اندر چلے جائیں گے تو یہ دروازہ بند کر دیا جائے گا پھر اس سے کوئی اندر نہ جا نہیں سکے گا۔ [صحیح البخاری:1896]

سہل بن سعد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریّان کہا جاتا ہے۔ قیامت کے دن آواز دی جائے گی، کہا جائے گا: روزے رکھنے والے کہاں ہیں؟ چنانچہ جو شخص روزہ رکھنے والوں میں سے ہو گا، وہ اس (دروازے) میں داخل ہو جائے گا۔ اور جو اس میں داخل ہو گا، اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی"۔ [سنن ابن ماجہ:1640]

سوال: روزہ کی طاقت رکھتے ہوئے بھی روزہ نہ رکھنے کا کیا انجام ہے؟

جواب: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت ہے کہ اگر کسی نے رمضان میں کسی عذر اور مرض کے بغیر ایک دن کا روزہ نہ رکھا تو ساری عمر کے روزے بھی اس کا بدلہ (یعنی قضاء) نہیں ہو سکتے۔ [صحیح البخاری، قبل الحدیث:1935]

سوال: روزہ رکھنے کی کیا حکمتیں ہیں؟

جواب: روزہ کے بہت سارے فوائد اور حکمتیں ہیں۔ مثلاً:

© AL HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

1۔ جب اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہوئے اور اس کے عذاب کے خوف سے روزہ کی حالت میں مسلمان حلال چیزوں سے رک جاتے ہیں تو ان شاء اللہ حرام اشیاء سے بھی اجتناب کریں گے۔

2۔ روزہ دار بھوک اور پیاس کی شدت محسوس کرتا ہے تو اسے فقیر اور مسکین کا احساس ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ ان کی مدد کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

3۔ روزہ مسلمانوں کی وحدت کا اعلان ہے۔

4۔ روزے میں انسان زیادہ کھانے سے اجتناب کرتا ہے جو صحت کے لیے بہت مفید ہے۔

سوال: حدیث میں آتا ہے کہ رمضان میں شیاطین قید کر دیے جاتے ہیں اس سے کیا مراد ہے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں میں جکڑ لیا جاتا ہے۔[صحیح البخاری:3277]

جس طرح حدیث میں بیان کیا گیا ہے ہمیں اس پر ایمان لانا چاہیے کیونکہ اس بات کا تعلق علم غیب سے ہے۔

سوال: کیا روزے دار کی دعا قبول کی جاتی ہے؟

جواب: جی ہاں روزے دار کی دعا قبول ہوتی ہے اس کی دلیل درج ذیل حدیث ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"تین لوگ ہیں جن کی دعا رد نہیں ہوتی: ایک روزہ دار جب تک کہ روزہ نہ کھول لے، (دوسرے) امام عادل، (تیسرے) مظلوم"۔[سنن الترمذی:3598]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تین آدمیوں کی دعا رد نہیں کی جاتی۔ باپ، روزہ دار اور مسافر"۔[السنن الکبری للبیھقی:6484]

سوال: رمضان کا پہلا عشرہ رحمت اور دوسرا مغفرت اور تیسرا آگ سے آزادی کا ہے اس کی دلیل کیا ہے؟

جواب: اس کی کوئی دلیل قرآن و سنت سے نہیں ملتی۔ پورا ماہ رمضان ہی رحمت، مغفرت اور آگ سے آزادی کا مہینہ ہے۔

3۔ اہمیت اور آداب

سوال: رمضان میں صدقہ و خیرات کا کیا ثواب ہے؟

جواب: عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سخاوت اور خیر کے معاملہ میں سب سے زیادہ سخی تھے اور آپ کی سخاوت اس وقت اور زیادہ بڑھ جاتی تھی جب جبرائیل علیہ السلام آپ سے رمضان میں ملتے، جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رمضان المبارک کی ہر رات میں ملتے یہاں تک کہ رمضان گزر جاتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جبرائیل علیہ السلام سے قرآن کا دور بھی کرتے تھے، جس وقت آپ سے جبرائیل علیہ السلام کی ملاقات ہوتی تو آپ تیز آندھی سے بھی زیادہ سخی ہوتے تھے۔[صحیح البخاری:1902]

سوال: رمضان میں عمرہ کرنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: رمضان میں عمرہ کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے جیسا کہ حدیث میں آتا ہے:

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس ہوئے تو آپ نے انصاریہ عورت ام سنان رضی اللہ عنہا سے دریافت فرمایا کہ تم حج کرنے نہیں گئی؟ انہوں نے کہا:

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

فلاں کے باپ یعنی میرے خاوند کے پاس دو اونٹ پانی پلانے کے تھے ایک پر تو خود حج کو چلے گئے اور دوسرا ہماری زمین سیراب کرتا ہے۔ آپ نے اس پر فرمایا: ”رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے“۔[صحیح البخاری:1863]

سوال: رمضان میں دورہ قرآن کروانے کی کیا دلیل ہے؟

جواب: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رمضان میں جبرائیل علیہ السلام آپ سے ملاقات کرتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان گزرنے تک انہیں قرآن سناتے۔
[صحیح البخاری: 1902]

ایک اور حدیث سے پتا چلتا ہے کہ آپ ہر سال جبرائیل علیہ السلام کو ایک بار قرآن (کا نازل شدہ حصہ) سناتے اور (وفات سے پہلے) آخری سال آپ نے دو بار سنایا۔[صحیح البخاری:3624]

سوال: افطاری کے وقت سے پہلے روزہ کھولنے والوں کے بارے میں کیا وعید آئی ہے؟

جواب: ابوامامۃ باھلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دو شخص آئے اور میرے بازو پکڑ کر مجھے سخت اور دشوار گزار پہاڑ کے پاس لائے اور کہنے لگے: اس پر چڑھیے، میں نے انہیں کہا کہ مجھ میں اس پر چڑھنے کی طاقت نہیں، وہ دونوں کہنے لگے ہم آپ کے لیے اسے آسان کر دیں گے تو میں اس پہاڑ پر چڑھ گیا جب اوپر پہنچا تو وہاں شدید قسم کی آوازیں آرہی تھیں، میں نے کہا یہ آوازیں کیسی ہیں؟ وہ کہنے لگے: یہ جہنمیوں کی آہ وبکا ہے پھر وہ مجھے آگے لے گئے جہاں پر کچھ لوگ ایڑیوں کے بل لٹک رہے تھے اور ان کی باچھیں کٹی ہوئی تھیں اور ان کی باچھوں سے خون بہہ رہا تھا، میں نے کہا: یہ لوگ کون ہیں؟ وہ کہنے لگے: یہ وہ لوگ ہیں جو افطاری سے قبل ہی اپنے روزے افطار کر لیا کرتے تھے۔[صحیح الترغیب والترھیب:1005]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سوال: روزے کی حالت میں کن باتوں سے پرہیز کرنا چاہیے؟

جواب: روزے کی حالت میں مندرجہ ذیل باتوں سے پرہیز کرنا چاہیے۔

1۔ روزے کی حالت میں جھوٹ، غیبت، برے اخلاق اور لڑائی جھگڑے سے پرہیز کرنا چاہیے اسی طرح روزہ میں فلمیں، ڈرامے اور کھیل کود، فارغ بیٹھے رہنے میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ان پر عمل کرنے سے بسا اوقات نہ صرف روزے کا اجر ضائع ہو جاتا ہے بلکہ یہ نیکیاں بھی ختم کرنے کا باعث بنتا ہے۔ (عموماً خواتین رمضان اور خصوصاً آخری عشرہ میں عید کی خریداری میں اپنا وقت ضائع کرتی ہیں)۔

اس مہینے میں سب سے زیادہ خرچہ کھانے پکانے پر ہی کیا جاتا ہے جبکہ عام دنوں میں اتنا اہتمام نہیں ہوتا جس کی وجہ سے لوگ معدہ کے امراض اور موٹاپے کا شکار ہو رہے ہیں۔ افطاری کے وقت حریص لوگوں کی طرح کھایا پیا جاتا ہے اور فرض نماز سستی اور کاہلی سے ادا کی جاتی ہے اور تراویح پڑھنا بہت مشکل عمل لگتا ہے۔ حالانکہ اس مبارک مہینہ کا تقاضا یہ ہے کہ اپنے نفس پر قابو پا کر اس کی لذتوں کو نظر انداز کیا جائے۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر کوئی شخص جھوٹ بولنا اور دغا بازی کرنا (روزے رکھ کر بھی) نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے“۔ [صحيح البخاری:1903]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بعض روزے داروں کو روزے سے بھوک کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا اور بعض قیام کرنے والوں کو قیام سے بیداری کے سوا کچھ نہیں ملتا“۔ [سنن ابن ماجہ:1690]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اگر کوئی روزے سے ہو تو اسے فحش گوئی نہیں کرنی چاہیے اور نہ شور مچائے، اگر کوئی شخص اس کو گالی دے یا لڑنا چاہے تو اس کا جواب صرف یہ ہو کہ میں روزے سے ہوں۔

[بحوالہ صحیح البخاری:1904]

2۔ لغو، رفث اور جہالت کی باتیں نہیں کرنی چاہیے۔

لغو: ہر بے ہودہ بات اور بے ہودہ کام کرنا لغو کہلاتا ہے۔

رفث: رفث ہر وہ ناشائستہ حرکت ہے جو غلط اور ناجائز امور کا باعث بنے، بالخصوص جو بات ناجائز جنسی تحریک کا باعث بنتی ہے، اس کے ارتکاب کو "رفث" کہتے ہیں۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "روزہ صرف کھانا پینا چھوڑنے کا نام نہیں بلکہ روزہ تو لغو اور رفث سے بچنے کا نام ہے۔ لہٰذا اگر کوئی تمہیں (دوران روزہ) گالی دے یا جہالت کی باتیں کرے تو اس سے کہہ دو کہ میں تو روزہ دار ہوں"۔

[صحیح الترغیب والترهيب:1082]

3۔ رسول اللہ ﷺ نے روزہ کے دوران مبالغہ سے ناک میں پانی ڈالنے سے منع کیا ہے جیسا کہ درج ذیل حدیث میں آتا ہے:

لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے وضو کے (صحیح طریقے) کے بارے میں بتائیں۔ آپ نے فرمایا: "اعضائے وضو کو مکمل (اچھی طرح) دھولو اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرو، سوائے اس کے کہ تم روزے سے ہو"۔

[سنن النسائی:87]

4۔ جو ضبط نفس نہ رکھتا ہو اس کے لیے بیوی کا بوسہ لینا یا مباشرت کرنا جائز نہیں ہے۔

©AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا کہ روزہ دار شخص بیوی کے ساتھ لیٹے یا نہ؟ آپ نے اس کو اجازت دی۔ پھر دوسرا آیا اور اس نے بھی آپ سے یہ مسئلہ پوچھا۔ آپ نے اس کو منع فرمادیا۔ دراصل آپ نے جس کو اجازت دی، وہ بوڑھا تھا اور جس کو منع فرمایا، وہ جوان تھا۔[سنن أبی داؤد:2387]

4۔چاند دیکھنے کے مسائل

سوال:رمضان المبارک کے روزے کب شروع کریں؟

جواب:رمضان المبارک کا چاند دیکھ کر روزے رکھنے چاہییں۔ حدیث میں آتا ہے:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا ذکر کیا تو فرمایا: ”جب تک چاند نہ دیکھو روزہ شروع نہ کرو، اسی طرح جب تک چاند نہ دیکھ لو روزہ موقوف نہ کرو اور اگر بادل چھا جائیں تو تیس دن پورے کر لو“۔[صحیح البخاری:1906]

سوال:چاند دیکھ کر پڑھی جانے والی دعا کی کیا دلیل ہے؟

جواب: طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب چاند دیکھتے تھے تو کہتے تھے:

1۔اَللّٰھُمَّ أَھْلِلْهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّكَ.

اے اللہ! ہم پر یہ چاند امن، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع فرما، (اے چاند!) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔[سنن الترمذی:3451]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

2۔اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی رَبَّنَا وَرَبُّکَ اللّٰہُ۔

اللہ سب سے بڑا ہے۔ اے اللہ! یہ چاند ہم پر امن، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع فرما اور اس چیز کی توفیق کے ساتھ جس کو تو پسند کرتا ہے اور جس سے تو راضی ہوتا ہے۔(اے چاند!) ہمارا اور تمہارا رب اللہ ہے۔[الکلم الطیب،ص:162]

سوال: ماہ رمضان کے چاند کے بارے میں کتنے مسلمانوں کی گواہی لازمی ہے؟

جواب: ماہ رمضان کے چاند کے بارے میں ایک مسلمان کی گواہی قبول کی جائے گی۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے:

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ لوگوں نے چاند دیکھنے کی کوشش کی۔ پس میں نے رسول اللہ ﷺ کو خبر دی کہ میں نے دیکھ لیا ہے۔ تو آپ نے روزہ رکھا اور لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔[سنن أبی داؤد:2342]

سوال: کیا سعودی عرب کے چاند کو دیکھ کر روزے رکھے جائیں گے یا اپنے ملک کے چاند کے مطابق رکھے جائیں گے؟

جواب: روزہ اپنے ملک کا چاند دیکھ کر رکھنا چاہیے درج ذیل حدیث سے اس کی دلیل ملتی ہے:

کریب کہتے ہیں کہ (ابن عباس رضی اللہ عنہما کی والدہ) ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے مجھے شام میں معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا۔ چنانچہ میں شام آیا اور وہاں ان کا کام مکمل کیا اور رمضان کا چاند نظر آ گیا جبکہ میں ابھی شام ہی میں تھا۔ ہم نے جمعہ کی رات کو چاند دیکھا۔ پھر مہینے کے آخر میں، میں مدینے واپس پہنچا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے حال احوال پوچھا اور چاند کا ذکر کیا

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

کہ تم نے اسے کب دیکھا تھا؟ میں نے کہا: میں نے اسے جمعہ کی رات کو دیکھا تھا؟ انہوں نے کہا: کیا تم نے خود دیکھا تھا؟ میں نے کہا: ہاں اور دوسرے لوگوں نے بھی دیکھا تھا اور پھر سب نے روزے رکھے اور معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی روزہ رکھا۔ انہوں نے کہا: مگر ہم نے اسے ہفتے کی رات کو دیکھا تھا اور ہم روزے رکھیں گے اور پورے تیس کریں گے (اپنی رؤیت کے مطابق) یا چاند دیکھ لیں۔ میں نے کہا: کیا آپ معاویہ رضی اللہ عنہ کے چاند دیکھنے اور روزے رکھنے پر کفایت نہیں کریں گے؟ انہوں نے کہا: نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایسے ہی حکم دیا ہے۔[سنن أبی داؤد:2332]

سوال: روزہ رکھ لینے کے بعد معلوم ہوا کہ شوال کا چاند نظر آ چکا ہے تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک شخص روایت کرتے ہیں: رمضان کے آخری دن لوگوں میں (چاند کی رویت پر) اختلاف ہو گیا، تو دو اعرابی آئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اللہ کی قسم کھا کر گواہی دی کہ انہوں نے کل شام کے وقت چاند دیکھا ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو افطار کرنے اور عید گاہ چلنے کا حکم دیا۔
[سنن أبی داؤد:2339]

سوال: رمضان کا چاند نظر نہ آ سکے تو کیا احتیاطاً روزہ رکھا جا سکتا ہے؟

جواب: چاند نظر نہیں آیا تو شعبان کے تیس دن مکمل ہونے کے بعد روزے رکھے جائیں گے۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا یوں کہا ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "چاند دیکھ کر ہی روزے شروع کرو اور چاند دیکھ کر ہی روزہ موقوف کرو اور اگر بادل چھا جائیں تو تیس دن پورے کر لو"۔[صحیح البخاری:1909]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "مہینہ کبھی انتیس راتوں کا بھی ہوتا ہے اس لیے (انتیس پورے ہو جانے پر) جب تک چاند نہ دیکھ لو روزہ نہ شروع کرو اور اگر بادل چھا جائیں تو تیس دن کا شمار پورا کر لو"۔ [صحیح البخاری:1907]

سوال: رمضان کا چاند عموماً بڑا ہوتا ہے کیا ہمیں ایک دو دن پہلے روزہ رکھ لینا چاہیے؟

جواب: حصین، عمرو بن مرہ، ابو البختری روایت کرتے ہیں کہ ہم عمرہ کے لیے نکلے تو جب ہم وادی نخلہ میں اترے تو ہم نے چاند دیکھا بعض لوگوں نے کہا کہ یہ تیسری کا چاند ہے۔ اور کسی نے کہا کہ یہ دو راتوں کا چاند ہے۔ تو ہماری ملاقات ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہوئی تو ہم نے ان سے کہا کہ ہم نے چاند دیکھا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ تیسری تاریخ کا چاند ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ دوسری کا چاند ہے۔ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ تم نے کس رات چاند دیکھا تھا؟ تو ہم نے کہا کہ فلاں فلاں رات کا تو آپ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے دیکھنے کے لیے اسے بڑھا دیا ہے۔

در حقیقت اسی رات کا چاند ہے جس رات تم نے اسے دیکھا۔ [صحیح مسلم:2529]

5۔ نیت کے مسائل

سوال: روزہ کی نیت کس وقت کرنا ضروری ہے؟

جواب: فرض روزے کی نیت فجر کی نماز سے پہلے کرنی چاہیے جیسا کہ درج ذیل حدیث سے معلوم ہوتا ہے:

ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے فجر ہونے سے پہلے روزے کی نیت نہ کی اس کا روزہ نہیں ہو گا"۔ [سنن أبی داؤد:2454]

نفلی روزہ کی نیت زوال سے پہلے کسی وقت بھی کی جا سکتی ہے جیسا کہ درج ذیل حدیث سے معلوم ہوتا ہے:

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب میرے ہاں تشریف لاتے تو پوچھتے: ”کیا تمہارے ہاں کوئی کھانا ہے“؟ جب ہم کہتے کہ نہیں ہے تو آپ فرماتے: ”میں روزہ رکھ لیتا ہوں“۔ وکیع نے مزید بیان کیا کہ آپ ایک دوسرے موقع پر ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمیں کھجور، گھی اور پنیر سے بنا ہوا (حلوہ) ہدیہ بھیجا گیا ہے جو ہم نے آپ کے لیے سنبھال رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”ادھر لے آؤ“۔[سنن أبی داؤد:2455]

سوال: سحری کے وقت کن الفاظ سے روزہ کی نیت کرنی چاہیے؟

جواب: نیت کے لیے دل کا ارادہ کافی ہے۔ زبان سے کوئی الفاظ ادا کرنا سنت سے ثابت نہیں ہیں۔ کسی صحیح حدیث میں سحری کے وقت الفاظ میں نیت کی دلیل نہیں ملتی۔ تمام علمائے کرام اس بات پر متفق ہیں کہ سحری کے وقت کی دعا یا نیت کے الفاظ ”وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ“ سنت سے ثابت نہیں۔

6۔ سحری کے مسائل

سوال: کیا رمضان میں سحری کرنا ضروری ہے؟

جواب: سحری کھانا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے اور سحری کھانے میں برکت ہے۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سحری کھاؤ کیونکہ سحری میں برکت ہوتی ہے“۔[صحیح البخاری:1923]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سحری کھانا باعث برکت ہے اس لیے اسے ترک نہ کیا کرو، خواہ پانی کا ایک گھونٹ ہی پی لیا کرو“۔[مسند أحمد:11086]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے راویت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یقینًا اللہ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر درود بھیجتے ہیں“۔[المعجم الاوسط للطبرانی:6430]

عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہمارے روزے اور اہل کتاب کے روزے کے درمیان سحری کھانے کا فرق ہے“۔[صحیح مسلم:2550]

سوال: سحری کا وقت کب تک ہوتا ہے اور کس وقت تک کھانا پینا چاہیے؟

جواب: جب طلوع فجر ہو جو کہ مشرقی جانب ایک چوڑی سفید پٹی پھیلتی ہے تو سحری کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔ اس لیے روزہ دار کو چاہیے کہ وہ کھانا پینا بند کر دے چاہے اس نے اذان سنی ہو یا نہ سنی ہو اور اسی طرح جب یہ علم ہو کہ موذن فجر کی اذان طلوع فجر سے قبل ہی دیتا ہے تو کھانا پینا بند کرنا واجب نہیں۔ اللہ تعالیٰ سورۃ البقرۃ کی آیت 187 میں فرماتے ہیں:

...وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ...O

”...اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لیے فجر کے وقت (صبح کی) سفید دھاری (رات کی) سیاہ دھاری سے واضح ہو جائے...“۔

اس آیت کی تفصیل درج ذیل حدیث سے معلوم ہوتی ہے:

عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ”(کھاؤ اور پیو) یہاں تک کہ تمہارے لیے سفید دھاگا، سیاہ دھاگے سے نمایاں ہو جائے“۔ تو میں نے ایک سیاہ اور ایک سفید رسی لی پھر ان دونوں کو اپنے تکیے کے نیچے رکھ لیا اور رات کو اٹھ کر ان کو دیکھتا رہا لیکن مجھے کچھ معلوم نہ ہو سکا۔ چنانچہ میں صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور آپ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: "سیاہ دھاگا شب کی سیاہی اور سفید دھاگا صبح کی سفیدی ہے"۔[صحیح البخاری:1916]

ایک اور روایت میں ہے:

قاسم بن محمد، عائشہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان دے دیا کرتے تھے اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تک ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان نہ دیں تم کھاتے پیتے رہو کیوں کہ وہ طلوع فجر سے پہلے اذان نہیں دیتے"۔[صحیح البخاری:1919]

سوال: سحری کھانے میں تاخیر کرنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: جب فجر طلوع ہو جائے جو کہ مشرقی جانب ایک چوڑی سفید پٹی پھیلتی ہے تو سحری کا وقت ختم ہو جائے گا۔ سحری کے آخری وقت تک کھا سکتے ہیں۔

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے گھر میں سحری کھاتا پھر جلدی کرتا تاکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز فجر پا سکوں۔[صحیح البخاری:1920]

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی پھر آپ صبح کی نماز کے لیے کھڑے ہوئے۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ سحری اور اذان میں کتنا فاصلہ ہوتا تھا تو انہوں نے کہا کہ پچاس آیتیں (پڑھنے) کے برابر فاصلہ ہوتا تھا۔
[صحیح البخاری:1921]

سوال: سحری میں کیا کھانا چاہیے؟

جواب: سحری میں متوازن غذا استعمال کرنی چاہیے تاکہ دن بھر تروتازہ رہیں اور صحیح طور پر فرائض اور دیگر عبادات ادا کر سکیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”کھجور مومن کی بہترین سحری ہے“۔ [سنن أبی داؤد:2345]

سوال: اگر سحری کھاتے ہوئے اذان ہو جائے تو کیا فوراً کھانا چھوڑ دینا چاہیے؟

جواب: اگر موذن فجر کی اذان طلوع فجر سے قبل ہی کہتا ہے تو کھانا پینا بند کرنا واجب نہیں، اذان شروع ہو جانے کی صورت میں سحری چھوڑ دینے کی بجائے جلدی جلدی کھا لینی چاہیے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے جب کوئی اذان (فجر) سنے اور برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو اسے رکھے نہیں بلکہ اپنی ضرورت پوری کرلے“۔ [سنن أبی داؤد:2350]

7۔ روزے کی حالت میں جائز، ناجائز اور فاسد کرنے والے امور

سوال: کیا بھول چوک سے کھانے پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: بھول چوک سے کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا: ”جب کوئی بھول کر کچھ کھا پی لے تو اسے چاہیے کہ اپنا روزہ پورا کرے۔ کیوں کہ اس کو اللہ نے کھلایا اور پلایا“۔ [صحیح البخاری:1933]

سوال: روزے میں ٹوتھ پیسٹ یا مسواک کر سکتے ہیں؟

جواب: روزے میں ٹوتھ پیسٹ یا مسواک استعمال کی جا سکتی ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

عبید اللہ بن عامر بن ربیعہ اپنے والد (عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسواک کرتے ہوئے دیکھا حالانکہ آپ روزے سے تھے ۔[سنن أبی داؤد:2364]

بہتر یہ ہے کہ ٹوتھ پیسٹ رات کو استعمال کی جائے اور دن کو مسواک استعمال کی جائے۔ اگر دن میں ٹوتھ پیسٹ استعمال کی جارہی ہے تو وہ حلق میں نہ جائے اسی طرح ایسی مسواک جس میں لیموں یا پودینہ وغیرہ کا ذائقہ ہو تو اسے بھی نگلنا جائز نہیں۔

سوال: گرمی کی شدت سے روزہ دار سر پر پانی بہا سکتا ہے؟

جواب: گرمی کی شدت سے روزہ دار سر پر پانی بہا سکتا ہے جیسا کہ حدیث میں آتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام عرج میں دیکھا آپ روزے سے تھے اور پیاس یا گرمی کی وجہ سے اپنے سر پر پانی ڈال رہے تھے۔[سنن أبی داؤد:2365]

سوال: روزے کی حالت میں مذی یا احتلام ہونے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: ذہن میں شہوت کا تصور آیا (البتہ تصور میں لانے سے روکا) اور مذی خارج ہوگئی یا سوتے میں احتلام ہوگیا تو اس سے روزہ فاسد نہ ہوگا۔ (غلبہ شہوت کی وجہ سے نکلنے والے لیس دار مادہ کو مذی کہتے ہیں۔)

سوال: کیا روزہ میں تیل لگانا، کنگھی کرنا یا آنکھوں میں سرمہ لگانا درست ہے؟

جواب: روزہ میں تیل لگانے، کنگھی کرنے یا آنکھوں میں سرمہ لگانے میں کوئی حرج نہیں۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو اسے چاہیے کہ یوں صبح کرے کہ اس نے تیل لگایا ہو اور کنگھی کی ہو۔[صحیح البخاری،قبل الحدیث: 1930]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے متعلق روایت ہے کہ وہ روزے کی حالت میں سرمہ لگایا کرتے تھے۔[سنن أبی داؤد:2378]

سوال: فرض غسل سحری کھا کر کیا جا سکتا ہے؟

جواب: طلوع فجر کے بعد فرض غسل کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن نماز فجر قضاء نہ ہو۔

عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ (بعض مرتبہ) فجر ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہل کے ساتھ جنبی ہوتے تھے پھر آپ غسل کرتے اور آپ روزہ سے ہوتے تھے۔
[صحیح البخاری:1926]

سوال: کیا روزے کی حالت میں حجامہ کروایا جا سکتا ہے؟

جواب: اس مسئلہ میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے لیکن درست قول یہی ہے کہ روزہ کی حالت میں حجامہ کروایا جا سکتا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام میں اور روزے کی حالت میں پچھنا لگوایا۔[صحیح البخاری:1938]

سوال: روزے کی حالت میں کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالا جا سکتا ہے؟

جواب: روزے کی حالت میں کلی اور ناک میں پانی ڈالا جا سکتا ہے۔ درج ذیل احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ:

لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے وضو کے بارے میں ارشاد فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: "وضو اچھی طرح پورا کرو اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرو، سوائے اس کے کہ تم روزے سے ہو۔[سنن ابن ماجہ:407]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے خوشی میں آکر (بیوی کا) بوسہ لے لیا جبکہ میں روزے سے تھا۔ پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: "اے اللہ کے رسول! میں آج ایک بہت بڑا کام کر بیٹھا ہوں کہ روزے کی حالت میں بوسہ لے لیا ہے۔ آپ نے فرمایا: "بھلا اگر تم روزے کی حالت میں کلی کر لو تو"؟ عیسی بن حماد کی روایت میں ہے۔ میں نے کہا: کوئی حرج نہیں۔ آپ نے فرمایا: "تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں"۔[سنن أبي داؤد:2385]

سوال: رمضان المبارک میں میاں بیوی ازدواجی تعلق قائم کر سکتے ہیں؟

جواب: رمضان المبارک میں افطار سے لے کر طلوع فجر ہونے تک میاں بیوی ازدواجی تعلق قائم کر سکتے ہیں البتہ روزہ کے دوران اس کی اجازت نہیں۔

اللہ تعالیٰ سورۃ البقرۃ کی آیت 187 میں فرماتے ہیں:

أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۝

"روزے کی رات میں تمہارے لیے اپنی عورتوں کے پاس جانا حلال کر دیا گیا ہے وہ تمہارے لیے لباس ہیں اور تم ان کے لیے لباس ہو۔ اللہ نے جان لیا کہ تم اپنے نفسوں سے خیانت کر رہے تھے تو اس نے تم پر مہربانی کی اور تم کو معاف کر دیا۔ پس اب تم ان سے مباشرت کرو اور اسے تلاش کرو جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ رکھا ہے اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

تمہارے لیے فجر کے وقت (صبح کی) سفید دھاری (رات کی) سیاہ دھاری سے واضح ہو جائے پھر رات تک روزہ پورا کرو، اور جب تم مسجدوں میں اعتکاف میں ہو تو ان سے مباشرت نہ کرو، یہ اللہ کی حدود ہیں پس ان کے قریب بھی نہ جانا۔ اسی طرح اللہ اپنی آیات لوگوں کے لیے کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ وہ بچ جائیں"۔

سوال: روزہ کے دوران شوہر زبردستی جماع کر لے تو کیا وعید اور کفارہ ہے؟

جواب: رمضان میں روزہ کی حالت میں شوہر اپنی بیوی سے زبردستی جماع کر لے تو بیوی کا روزہ صحیح ہو گا اور اس پر کوئی کفارہ نہیں البتہ شوہر گناہ گار ہو گا، نیز شوہر پر اس دن کے روزے کی قضاء اور کفارہ لازم ہو گا۔ کفارہ کے لیے وہ ایک غلام آزاد کرے اگر اس کی طاقت نہ ہو تو مسلسل دو مہینے کے روزے رکھے اگر اس کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ [بحوالہ صحیح البخاری:1936]

سوال: کیا قصداً قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس کسی کو قے آ جائے جبکہ وہ روزے سے ہو تو اس پر کوئی قضاء نہیں ہے لیکن اگر وہ قصداً قے کرے تو قضاء دے"۔ [سنن أبی داؤد:2380]

سوال: اگر غروب آفتاب سے کچھ دیر پہلے حیض آ جائے تو کیا روزہ ہو جائے گا؟

جواب: اگر غروب آفتاب سے ایک لمحہ پہلے بھی حیض آ جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس کی قضاء دینی ہو گی۔

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

سوال: کیا سفر کی حالت میں روزہ رکھنا حرام ہے؟

جواب: مسافر کے لیے سفر میں روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے البتہ اگر مسافر روزہ رکھ بھی لے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ سفر کی حالت میں نبی ﷺ سے روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونوں ثابت ہیں البتہ سفر میں گرمی کی شدت اور روزہ رکھنے میں مشقت ہو تو روزہ نہ رکھا جائے۔

حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ میں سفر میں روزہ رکھوں؟ وہ روزے بکثرت رکھا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر جی چاہے تو روزہ رکھ لو اور جی چاہے افطار کر لو"۔[صحیح البخاری:1943]

ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر کر رہے تھے۔ دن انتہائی گرم تھا۔ گرمی کا یہ عالم تھا کہ گرمی کی سختی سے لوگ اپنے سروں کو پکڑ لیتے تھے، نبی کریم ﷺ اور ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی شخص روزہ سے نہیں تھا۔
[صحیح البخاری:1945]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ (رمضان میں) سفر کیا کرتے تھے۔ (سفر میں بہت سے روزے سے ہوتے اور بہت سے بے روزہ ہوتے) لیکن روزے دار بے روزہ دار پر اور بے روزہ دار روزے دار پر کسی قسم کی عیب جوئی نہیں کیا کرتے تھے۔[صحیح البخاری:1947]

سوال: حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت رمضان کے روزے رکھے یا بعد میں روزوں کی قضاء دے؟

جواب: شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

جب حاملہ اور دودھ پلانے والی قوی اور چوک وچوبند اور بغیر کسی عذر کے روزہ نہ رکھے اور نہ ہی وہ روزے سے متاثر ہو تو اس کا کیا حکم ہو گا؟ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کے لیے

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

بغیر کسی عذر کے روزہ ترک کرنا جائز نہیں اور اگر وہ کسی عذر کی بنا پر روزہ نہ رکھیں تو ان پر بعد میں ان روزوں کی قضاء کرنا واجب ہو گی۔

اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "اور جو کوئی مریض ہو یا پھر مسافر اسے دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرنا ہو گی"۔

حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتیں بھی مریض کی مانند ہی ہیں اور جب ان کا عذر ہو کہ روزہ رکھنے سے انہیں اور بچے کو نقصان ہونے کا اندیشہ ہو تو وہ روزہ نہ رکھیں اور بعد میں ان ایام کی قضاء کر لیں اور بعض اہل علم کے نزدیک قضاء کے ساتھ ہر دن کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہو گا۔ اور بعض علماء کرام کہتے ہیں کہ: انہیں صرف روزوں کی قضاء کرنا ہو گی، اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔

سوال: کیا انجکشن لگوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: وہ انجکشن جو کھانے پینے کے بدل میں نہیں آتے بلکہ صرف علاج کے طور پر استعمال ہوتے ہیں ان کے لگوانے میں کوئی حرج نہیں البتہ ایسے انجکشن جو کھانے پینے کے قائم مقام ہیں مثلاً ڈرپ اور طاقت کے انجکشن وغیرہ ان کے لگانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

سوال: کیا استحاضہ یا نکسیر آنے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے؟

جواب: نکسیر یا استحاضہ اور اس جیسا دوسرا خون نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، صرف حیض یا نفاس کے خون سے روزہ ٹوٹے گا خواہ دن کے کسی بھی حصے میں ہو۔

سوال: کیا روزے میں خون ٹیسٹ کروایا جاسکتا ہے؟

جواب: روزے کی حالت میں خون ٹیسٹ کروایا جاسکتا ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

شیخ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ روزے کی حالت میں ٹیسٹ کے لیے خون حاصل کرنے کا کیا حکم ہے؟ تو شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا جواب تھا کہ اس طرح کے ٹیسٹ سے روزہ فاسد نہیں ہوتا بلکہ یہ معاف ہے، اس لیے کہ یہ ضرورت کی بنا پر حاصل کیا گیا ہے، اور نہ ہی شرعًا روزہ توڑنے والی معروف اشیاء کی جنس میں شامل ہے۔[مجموع فتاوی ابن باز، ج: 15،ص: 274]

سوال: کیا دانتوں سے نکلنے والا خون روزہ توڑ دیتا ہے؟

جواب: دانت سے خون نکلنے سے روزہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا البتہ اس خون کو نگلنا نہیں چاہیے۔

سوال: کیا ناک میں قطرے ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: ناک کے قطرے اگر حلق تک نہ پہنچیں تو ان سے روزہ نہیں ٹوٹے گا البتہ اگر ناک میں دوا ڈالنے سے دوا حلق یا معدہ تک پہنچ جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ناک میں (دوا وغیرہ) ڈالنے سے اگر وہ حلق تک نہ پہنچے تو کوئی حرج نہیں۔[صحیح البخاری بعد الحدیث:1934]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کے دوران مبالغہ سے ناک میں پانی بھی ڈالنے سے منع کیا ہے جیسا کہ درج ذیل حدیث میں آتا ہے: لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے وضو کے (صحیح طریقے) کے بارے میں بتائیں۔ آپ نے فرمایا: ”اعضائے وضو کو مکمل (اچھی طرح) دھولو اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرو، سوائے اس کے کہ تم روزے سے ہو“۔[سنن النسائی:87]

اس حدیث کی رو سے روزے دار کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ ناک میں ایسے قطرے ڈالے جو اس کے حلق تک پہنچ جائیں۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سوال: کیا روزہ کے دوران دمہ کا مریض انہیلر استعمال کر سکتا ہے؟

جواب: روزہ کے دوران انہیلر کا استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے:

یہ سپرے بخارات بن جاتے ہیں اور معدہ میں نہیں جاتے، اس لیے ہم یہ کہیں گے: آپ روزے کی حالت میں اسے استعمال کر سکتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ [فتاوی ارکان الاسلام ،ص: 475]

مستقل فتوی کمیٹی (اللجنۃ الدائمۃ) کے علماء کرام کا کہنا ہے:

دمہ کی دوا جو سونگھ کر استعمال کی جاتی ہے وہ سانس کے ذریعہ پھیپھڑوں تک جاتی ہے نہ کہ معدہ میں، لہٰذا یہ کھانا پینا نہیں اور نہ ہی اس کے حکم میں آتی ہے... ظاہر یہ ہوتا ہے کہ اس دوا کے استعمال سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ [فتاوی اسلامیۃ،ج: 1،ص:130]

8۔ افطاری کے مسائل

سوال: روزہ افطار کرنے میں جلدی کرنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: جب سورج غروب ہو جائے تو افطاری کر لینی چاہیے اس کے لیے اذان کا انتظار ضروری نہیں۔

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری امت کے لوگوں میں اس وقت تک خیر باقی رہے گی، جب تک وہ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے“۔
[صحیح البخاری:1957]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سوال:روزہ کس وقت افطار کرنا چاہیے؟

جواب:جب سورج غروب ہو جائے تو افطاری کر لینی چاہیے اس کے لیے اذان کا انتظار ضروری نہیں۔جیسا کہ درج ذیل احادیث سے پتا چلتا ہے:

عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"جب رات اس طرف (مشرق) سے آئے اور دن ادھر مغرب میں چلا جائے کہ سورج ڈوب جائے تو روزہ کے افطار کا وقت آگیا"۔[صحیح البخاری:1954]

عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (فتح مکہ جو رمضان میں ہوا) سفر میں تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے سے تھے۔جب سورج غروب ہو گیا آپ نے ایک صحابی (بلال رضی اللہ عنہ) سے فرمایا:"اے فلاں! میرے لیے اٹھ کے ستو گھولو" انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ تھوڑی دیر اور ٹھہرتے۔آپ نے فرمایا:"اتر کر ہمارے لیے ستو گھولو" اس پر انہوں نے کہا یا رسول اللہ! آپ تھوڑی دیر اور ٹھہرتے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہی حکم دیا کہ اتر کر ہمارے لیے ستو گھولو لیکن ان کا اب بھی خیال تھا کہ ابھی دن باقی ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرتبہ پھر فرمایا:"اتر کر ہمارے لیے ستو گھولو" چنانچہ وہ اترے اور انہوں نے ستو گھول دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا۔اور فرمایا:"جب تم یہ دیکھ لو کہ رات اس مشرق کی طرف سے آگئی تو روزہ دار کو افطار کر لینا چاہیے"۔

[صحیح البخاری:1955]

سوال:اگر کوئی لاعلمی کے باعث وقت سے پہلے روزہ افطار کر لے تو کیا کرے؟

جواب:لاعلمی کے باعث وقت سے پہلے روزہ افطار کر لیا تو کوئی حرج نہیں،اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کی قضاء دینی ہو گی۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سوال: روزہ کھولنے کی کیا دعا ہے؟

جواب: روزہ کھولنے کی دعا درج ذیل ہے:

ذَهَبَ الظَّمَأُ، وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ، وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللهُ.

"پیاس بجھ گئی، رگیں تر ہو گئیں اور اللہ نے چاہا تو اجر بھی ثابت ہو گیا"۔

[سنن أبی داؤد:2357]

سوال: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَكَ صُمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ اس دعا کا حوالہ صحیح حدیث سے بتا دیں؟

جواب: یہ الفاظ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

سوال: روزہ کس چیز سے افطار کرنا مسنون ہے؟

جواب: انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے پہلے تازہ کھجوروں سے روزہ افطار فرماتے اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک کھجور تناول فرما لیتے یہ بھی نہ ہوتیں تو پانی کے چند گھونٹ پی لیا کرتے تھے۔[سنن أبی داؤد:2356]

سوال: روزہ افطار کروانے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: روزہ افطار کروانے کی فضیلت درج ذیل حدیث سے پتا چلتی ہے:

زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے کسی روزہ دار کو افطار کرایا تو اسے بھی اس کے برابر ثواب ملے گا، بغیر اس کے کہ روزہ دار کے ثواب میں سے ذرا بھی کم کیا جائے"۔[سنن الترمذی:807]

©AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سوال: افطاری کروانے والے کو کیا دعا دی جائے؟

جواب: افطاری کروانے والے کو درج ذیل دعا دی جائے۔

أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ.

"روزے دار تمہارے ہاں روزہ افطار کرتے رہیں اور نیک لوگ تمہارا کھانا کھاتے رہیں اور فرشتے تمہارے لیے دعائیں کرتے رہیں"۔ [سنن أبی داؤد:3854]

9۔ تراویح

سوال: نماز تراویح کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے رمضان میں قیام کیا تو اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے"۔ [سنن الترمذی:808]

سوال: کیا عورت مسجد میں جماعت کے ساتھ تراویح پڑھ سکتی ہے؟

جواب: عورت مسجد میں تراویح پڑھ سکتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر والوں اور بیویوں کو بھی تراویح کی جماعت میں شریک کیا اور طویل قیام کیا خصوصاً آخری عشرے میں رات کے قیام کے لیے جگایا۔

ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے، آپ نے اس دوران ہمیں قیام نہیں کرایا، یہاں تک کہ صرف سات روزے باقی رہ گئے، چنانچہ آپ نے تئیسویں رات کو ہمارے ساتھ قیام کیا اور اتنی لمبی قراءت کی کہ ایک تہائی رات گزر گئی پھر چوبیسویں رات کو آپ نے تراویح نہیں پڑھائی پھر پچیسویں رات کو آپ نے تراویح پڑھائی، یہاں تک کہ آدھی رات گزر گئی پھر چھبیسویں رات گزر گئی اور آپ نے تراویح

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

نہیں پڑھائی پھر ستائیسویں رات کو آپ نے اتنی لمبی تراویح پڑھائی کہ ہمیں سحری فوت ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ [سنن الترمذی:806]

سوال: نماز تراویح کی مسنون رکعات کتنی ہیں؟

جواب: تراویح کی مسنون رکعات گیارہ ہیں۔

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء سے فارغ ہونے کے بعد سے فجر طلوع ہونے کے درمیان میں گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ ہر دو رکعتوں پر سلام کہتے اور ایک رکعت وتر پڑھتے۔ [سنن أبی داؤد:1336]

سوال: نماز تراویح پڑھنے کا وقت کیا ہے؟

جواب: نماز تراویح کا وقت نماز عشاء سے لے کر طلوع فجر تک ہے، لہٰذا نماز عشاء کے بعد اور طلوع فجر کے دوران کسی بھی وقت نماز تراویح ادا کی جا سکتی ہے۔ جیسا کہ درج ذیل حدیث میں آتا ہے کہ:

ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے، آپ نے اس دوران ہمیں قیام نہیں کرایا، یہاں تک کہ صرف سات روزے باقی رہ گئے، چنانچہ آپ نے تئیسویں کی رات کو ہمارے ساتھ قیام کیا اور اتنی لمبی قراءت کی کہ ایک تہائی رات گزر گئی پھر چوبیسویں رات کو آپ نے تراویح نہیں پڑھائی پھر پچیسویں رات کو آپ نے تراویح پڑھائی، یہاں تک کہ آدھی رات گزر گئی، پھر چھبیسویں رات گزر گئی اور آپ نے تراویح نہیں پڑھائی پھر ستائیسویں رات کو آپ نے اتنی لمبی تراویح پڑھائی کہ ہمیں سحری فوت ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ [سنن الترمذی:806]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سوال: کیا تراویح میں قرآن مجید دیکھ کر پڑھا جاسکتا ہے؟

جواب: نماز تراویح میں قرآن مجید سے دیکھ کر پڑھا جاسکتا ہے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا کا غلام ذکوان قرآن مجید سے دیکھ کر پڑھتا (یعنی امامت کرواتا) تھا۔

[صحیح البخاری، قبل الحدیث:692]

سوال: نماز تروایح یا تہجد یا قیام اللیل میں کیا فرق ہے؟

جواب: نماز تروایح، تہجد یا قیام اللیل میں کوئی فرق نہیں، یہ ایک ہی نماز کے مختلف نام ہیں۔

سوال: شبینہ کی کیا دلیل ہے؟

جواب: شبینہ ایک فارسی لفظ ہے جس کا مطلب ہے رمضان کی کسی ایک رات میں (خاص طور پر شب قدر میں) باجماعت تراویح میں پورا قرآن مجید مکمل پڑھنا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات میں پورا قرآن مجید پڑھنے سے منع فرمایا ہے جیسے کہ درج ذیل حدیث سے معلوم ہوتا ہے:

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں کتنے دنوں میں قرآن پڑھوں؟ آپ نے فرمایا: "ایک مہینے میں" انہوں نے کہا: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے یہ جملہ بار بار دہرایا۔ یعنی انہوں نے اس مدت میں کمی چاہی۔ بالآخر آپ نے فرمایا "سات دنوں میں پڑھو"۔ انہوں نے کہا: میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: "جس شخص نے تین دن سے کم میں قرآن پڑھا، اس نے اسے سمجھا ہی نہیں"۔

[سنن أبی داؤد:1390]

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

10۔اعتکاف

سوال:اعتکاف کا کیا مطلب ہے؟

جواب:اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لیے عبادت کی غرض سے مسجد میں رہنا اعتکاف کہلاتا ہے۔اس مدت میں دنیاوی کاموں، نفسانی خواہشات، دل پسند مشاغل اور اہل وعیال سے الگ ہو کر خود کو صرف اللہ کی عبادت میں وقف کر دیا جاتا ہے۔

سوال:اعتکاف کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ مدت کیا ہے؟

جواب: عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا، میں نے جاہلیت میں یہ نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کروں گا۔ آپ نے فرمایا:"اپنی نذر پوری کرو"۔
[صحیح البخاری:2042]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ہر سال رمضان میں دس دن کا اعتکاف کیا کرتے تھے لیکن جس سال آپ کا انتقال ہوا، اس سال آپ نے بیس دن کا اعتکاف کیا تھا۔
[صحیح البخاری:2044]

اس لیے اگر کسی کو اعتکاف کے لیے زیادہ دن میسر نہ آسکیں تو جتنے دن بھی میسر ہوا اتنے ہی دن کا اعتکاف کر لینا چاہیے۔

سوال:اعتکاف کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب:اعتکاف کی تین قسمیں ہیں:

نفل: یہ وہ اعتکاف ہے جو کسی بھی مدت تک مسجد میں کیا جا سکتا ہے۔

سنت: رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرنا سنت ہے۔ چنانچہ آپ ہر رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔

واجب: یہ وہ اعتکاف ہے جس کی نذر مانی جائے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سوال: کیا رمضان کے اعتکاف کے لیے روزہ رکھنا ضروری ہے؟

جواب: رمضان کے اعتکاف کے لیے روزہ رکھنا ضروری ہے بغیر روزے کے اعتکاف نہیں۔[سنن أبی داؤد:2473]

سوال: اعتکاف کی جگہ میں داخل ہونے کا وقت کیا ہے؟

جواب: اعتکاف کے لیے فجر کے بعد معتکف ہونا مسنون ہے:

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو فجر کی نماز پڑھ کر اپنی اعتکاف کی جگہ میں داخل ہو جاتے۔[سنن أبی داؤد:2464]

سوال: اعتکاف میں جائز امور کون سے ہیں؟

جواب:

1۔ اعتکاف کی جگہ چارپائی اور بستر بھی رکھا جا سکتا ہے۔[سنن ابن ماجہ:1744]

2۔ شوہر سے ملاقات کے لیے بیوی مسجد میں آسکتی ہے نیز کوئی عزیز بھی ملنے آسکتا ہے۔ [صحیح البخاری:2038]

3۔ استحاضہ کی بیماری میں مبتلا خواتین کے لیے اعتکاف بیٹھنا درست ہے۔ [صحیح البخاری:2037]

4۔ اعتکاف کے لیے مسجد میں خیمہ لگانا درست ہے۔[صحیح البخاری:2033]

سوال: دوران اعتکاف ممنوع امور کون سے ہیں؟

جواب: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سنت یہ ہے کہ اعتکاف کرنے والا کسی مریض کی عیادت نہ کرے، نہ جنازے میں شریک ہو، نہ عورت کو چھوئے اور نہ ہی اس سے مباشرت کرے اور نہ کسی ضرورت سے نکلے سوائے ایسی ضرورت کے جس کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو۔ [سنن أبی داؤد:2473]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سوال: کیا گھر میں اعتکاف کی جگہ بنائی جاسکتی ہے؟

جواب: گھر میں اعتکاف کی جگہ بنانے کی کوئی دلیل قرآن و سنت سے نہیں ملتی۔

سوال: عورت اعتکاف کہاں کرے گی؟

جواب: مرد اور عورت دونوں کے لیے مسجد میں ہی اعتکاف کرنا سنت ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 187 میں فرماتے ہیں:

...وَأَنتُمْ عَٰكِفُونَ فِي ٱلْمَسَٰجِدِ... "...اور جب تم مسجدوں میں اعتکاف میں ہو..."

قرآن مجید کا یہ حکم عام ہے عورتوں کے لیے کوئی الگ حکم نہیں کہ وہ گھروں میں اعتکاف کریں۔ امہات المؤمنین بھی نبی ﷺ کے ساتھ مسجد میں ہی اعتکاف کیا کرتی تھیں اور نبی ﷺ کی وفات کے بعد بھی مسجد میں ہی اعتکاف کیا کرتی تھیں۔

جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث میں آتا ہے: نبی کریم ﷺ اپنی وفات تک برابر رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے رہے اور آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات اعتکاف کرتی رہیں۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری دس دنوں میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فوت کر دیا گیا، پھر آپ کی ازواج مطہرات آپ کے بعد (آخری عشرے میں) اعتکاف کرتی رہیں۔ [صحيح مسلم:2784]

عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ میں آپ کے لیے (مسجد میں) ایک خیمہ لگا دیتی۔ اور آپ صبح کی نماز پڑھ کر اس میں چلے جاتے تھے۔ پھر حفصہ رضی اللہ عنہا نے بھی عائشہ رضی اللہ عنہا سے خیمہ کھڑا کرنے کی (اپنے اعتکاف کے لیے) اجازت چاہی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اجازت دے دی اور انہوں نے ایک خیمہ کھڑا کر

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

لیا۔ جب زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے دیکھا تو انہوں نے بھی (اپنے لیے) ایک خیمہ کھڑا کر لیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی خیمے دیکھے تو فرمایا: "یہ کیا ہے"؟ آپ کو ان کی حقیقت کی خبر دی گئی۔ آپ نے فرمایا: کیا تم سمجھتے ہو یہ خیمے ثواب کی نیت سے کھڑے کیے گئے ہیں۔ پس آپ نے اس مہینہ (رمضان) کا اعتکاف چھوڑ دیا اور شوال کے عشرہ کا اعتکاف کیا۔[صحیح البخاری:2033]

سوال: کیا مستحاضہ اعتکاف کر سکتی ہے؟

جواب: مستحاضہ اعتکاف کر سکتی ہے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی بیویوں میں سے ایک خاتون (ام سلمہ رضی اللہ عنہا) نے جو مستحاضہ تھیں، اعتکاف کیا۔ وہ سرخی اور زردی (یعنی استحاضہ کا خون) دیکھتی تھیں۔ اکثر طشت ہم ان کے نیچے رکھ دیتے اور وہ نماز پڑھتی رہتیں۔
[صحیح البخاری:2037]

11۔ لیلۃ القدر

سوال: لیلۃ القدر کو مخفی رکھنے کی کیا وجہ بنی؟

جواب: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں لیلۃ القدر کی خبر دینے کے لیے تشریف لا رہے تھے کہ دو مسلمان آپس میں جھگڑا کرنے لگے۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ میں آیا تھا کہ تمہیں لیلۃ القدر بتا دوں لیکن فلاں فلاں نے آپس میں جھگڑا کر لیا۔ پس اس کا علم اٹھا لیا گیا اور امید یہی ہے کہ تمہارے حق میں یہی بہتر ہو گا۔ اب تم اس کی تلاش (آخری عشرہ کی) نو، سات یا پانچ (کی راتوں) میں کیا کرو۔[صحیح البخاری:2023]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سوال: لیلۃ القدر کی علامات کیا ہیں؟

احادیث سے لیلۃ القدر کی درج ذیل علامات معلوم ہوتی ہیں۔

جواب: اس رات کی صبح کو سورج طشت (تانبے کی بڑی پلیٹ) کی طرح نکلتا ہے اور اونچا ہونے تک اس میں شعاع (اور حدت) نہیں ہوتی۔[سنن أبی داؤد:1378]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیلۃ القدر کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: "تم میں سے کون اسے (یعنی لیلۃ القدر کو) یاد رکھتا ہے (اس میں) جب چاند نکلتا ہے تو ایسے ہوتا ہے جیسے بڑے تھال کا کنارہ۔[صحیح مسلم:2779]

زر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ ان سے کہا گیا کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص سارا سال قیام کرے تو اس نے لیلۃ القدر کو پالیا۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! وہ رات رمضان میں ہے...وہ بغیر کسی استثناء کے حلف اٹھاتے تھے...اور اللہ کی قسم! میں خوب جانتا ہوں کہ وہ رات کون سی ہے، یہ وہی رات ہے جس میں قیام کا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا، یہ ستائیسویں صبح کی رات ہے اور اس کی علامت یہ ہے کہ اس دن کی صبح کو سورج سفید طلوع ہوتا ہے، اس کی کوئی شعاع نہیں ہوتی۔[صحیح مسلم:1785]

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لیلۃ القدر معتدل رات ہے جس میں نہ گرمی ہوتی ہے اور نہ سردی۔ اس صبح کا سورج اس طرح طلوع ہوتا ہے کہ اس کی سرخی مدہم ہوتی ہے۔[صحیح ابن خزیمہ:2192]

سوال: لیلۃ القدر کی مخصوص دعا کیا ہے؟

جواب: لیلۃ القدر کی مخصوص دعا درج ذیل ہے:

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اللَّهُمَّ إِنَّكَ عُفُوٌّ كَرِيمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کہا: اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ کون سی رات لیلۃ القدر ہے تو میں اس میں کیا پڑھوں؟ آپ نے فرمایا: "پڑھو" اللّٰهُمَّ إِنَّکَ عَفُوٌّ كَرِيمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي۔ [سنن الترمذی:3513]

سوال: لیلۃ القدر کی رات کونسی ہے؟

جواب: لیلۃ القدر آخری عشرے کی طاق راتوں میں سے ایک ہے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ [صحیح البخاری:2017]

سوال: لیلۃ القدر میں نوافل پڑھنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص رمضان کے روزے ایمان اور اجر و ثواب کی نیت کے ساتھ رکھے، اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ اور جو لیلۃ القدر میں ایمان ثواب کی نیت سے نماز میں کھڑا رہے اس کے بھی پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں"۔ [صحیح البخاری:2014]

سوال: لیلۃ القدر کی رات زمین پر فرشتوں کی کثرت کی کیا دلیل ہے؟

جواب: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لیلۃ القدر، ستائیسویں یا انتیسویں تاریخ کو ہوتی ہے، اس رات کو کنکریوں سے زیادہ فرشتے زمین پر نازل ہوتے ہیں۔ [السلسلة الصحيحة:2205]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سوال: لیلۃ القدر میں کرنے والے کام کون سے ہیں؟

جواب: 1۔ لیلۃ القدر پانے کی تمنا رکھیں اور اس کے لیے کوشش کریں۔

2۔ اس رات عبادت خصوصاً طویل قیام کرنے کا اہتمام کریں۔

3۔ کثرت سے تلاوت قرآن مجید اور ذکر و اذکار کے لیے باقاعدہ پروگرام ترتیب دیں۔

4۔ اپنے ساتھ بچوں اور گھر والوں کو بھی عبادات میں شریک کریں۔

5۔ حیض والی خواتین ذکر و تسبیح کریں اور تلاوت قرآن مجید سنیں۔

6۔ لیلۃ القدر میں اس دعا کو کثرت سے مانگیں۔

اللَّهُمَّ إِنَّكَ عُفُوٌّ كَرِيمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي

12۔ صدقہ فطر

سوال: صدقہ فطر سے کیا مراد ہے؟

جواب: صدقہ فطر سے مراد ماہ رمضان کے اختتام پر نماز عید سے پہلے فطرانہ (یعنی صدقہ) ادا کرنا ہے۔

صدقہ فطر ادا کرنا فرض ہے۔ صدقہ فطر کا مقصد روزے کے دوران کیے گئے گناہوں سے خود کو پاک کرنا اور مسکینوں کو کھانا مہیا کرنا ہے۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر روزہ دار کو لغو اور بے ہودہ باتوں سے پاک کرنے کے لیے اور مسکینوں کے کھانے کے لیے فرض کیا ہے لہٰذا جو اسے (عید کی) نماز سے پہلے ادا کرے گا تو یہ مقبول صدقہ ہو گا اور جو اسے نماز کے بعد ادا کرے گا تو وہ عام صدقات میں سے ایک صدقہ ہو گا۔[سنن أبی داؤد:1609]

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

سوال: صدقہ فطر کب ادا کرنا چاہیے؟

جواب: صدقہ فطر نماز عید سے پہلے ادا کرنا چاہیے۔ عید سے ایک دو روز قبل بھی صدقہ فطر ادا کیا جا سکتا ہے۔ جس نے اسے عید کی نماز کے بعد ادا کیا تو یہ عام صدقات میں سے ایک صدقہ ہو گا۔

سوال: صدقہ فطر کس پر فرض ہے؟

جواب: صدقہ فطر ہر مسلمان پر فرض ہے خواہ اس نے رمضان کے روزے رکھے ہوں یا نہیں، نماز عید سے پہلے پیدا ہونے والے بچے، گھر کے ملازمین اور گھر آئے ہوئے مہمان کا بھی صدقہ فطر دینا ہو گا۔ اس کے لیے صاحب نصاب ہونا شرط نہیں۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فطر کی زکوۃ (صدقہ فطر) ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو مقرر کی تھی۔ صدقہ فطر غلام، آزاد، مرد، عورت، چھوٹے اور بڑے تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔[صحيح البخاری:1503]

سوال: صدقہ فطر کی مقدار کتنی ہے؟

جواب: صدقہ فطر کی مقدار ایک صاع ہے جو تقریباً اڑھائی کلو گرام کے قریب بنتا ہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک صاع جَو یا ایک صاع کھجور کا صدقہ فطر، چھوٹے، بڑے، آزاد اور غلام سب پر فرض قرار دیا۔[صحيح البخاری:1512]

صدقہ فطر میں افضل یہ ہے کہ گندم، چاول، جو، کھجور، منقی، پنیر یا جو بھی اناج بطور خوراک زیر استعمال ہوں ان سے صدقہ ادا کیا جا سکتا ہے اگر کوئی عذر ہے تو مذکورہ اناج کی قیمت بھی دی جا سکتی ہے۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ ہم صدقہ فطر میں ایک صاع اناج یا گیہوں یا ایک صاع جَو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع زبیب (خشک انگور یا انجیر) نکالا کرتے تھے۔
[صحیح البخاری:1506]

13۔ عیدین

سوال: عید کے دن کون سے کام کرنا مسنون ہیں؟

جواب: عید کے دن غسل کرنا

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن غسل کیا کرتے تھے۔[سنن ابن ماجہ:1315]

عمدہ لباس کا اہتمام کرنا

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کے مواقع پر اپنا سب سے خوب صورت لباس پہنتے تھے۔[زاد المعاد،ج:1،ص:425]

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن سرخ دھاری دار چادر زیب تن کرتے تھے۔[المعجم الاوسط للطبرانی:7605]

تکبیرات پڑھنا

اللہ تعالیٰ سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 185 میں فرماتے ہیں:

...وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

”... اور تاکہ تم اس پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اس نے تمہیں ہدایت بخشی اور تاکہ تم شکر ادا کرو“۔

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرنے کا حکم عام ہے جس میں عیدین کے مواقع بھی شامل ہیں۔

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے دن تکبیریں کہتے ہوئے عید گاہ کی طرف روانہ ہوتے۔ نماز ادا کرنے تک تکبیروں کا سلسلہ جاری رکھتے۔ جب نماز ادا کر لیتے تو تکبیریں کہنا ترک کر دیتے۔[المصنف لابن شیبہ:5664]

نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ بے شک ابن عمر رضی اللہ عنہ دن کے آغاز میں مسجد سے عید گاہ کی طرف جاتے اور با آواز بلند تکبیر کہتے، یہاں تک عید گاہ پہنچ جاتے اور تکبیر کہتے رہتے یہاں تک امام آ جاتا۔[السنن الکبری للبیھقی:6129]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہما سے یہ تکبیرات پڑھنا ثابت ہے۔

اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلاَّ اللهُ، وَ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ۔
[فتح الباری،ج:9،ص:8]

نماز عید سے پہلے فطرانہ ادا کرنا

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر روزہ دار کو لغو اور بے ہودہ باتوں سے پاک کرنے کے لیے اور مسکینوں کے کھانے کے لیے فرض کیا ہے لہٰذا جو اسے (عید کی) نماز سے پہلے ادا کرے گا تو یہ مقبول صدقہ ہو گا اور جو اسے نماز کے بعد ادا کرے گا تو وہ عام صدقات میں سے ایک صدقہ ہو گا۔[سنن أبی داؤد:1609]

نماز عید الفطر سے قبل میٹھا کھانا

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے دن نہ نکلتے جب تک کہ آپ چند کھجوریں نہ کھا لیتے۔ انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ طاق عدد میں کھجوریں کھاتے تھے۔[صحیح البخاری:953]

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

نوٹ: اگر کھجوریں میسر نہ ہوں تو کوئی بھی میٹھی چیز کھائی جا سکتی ہے۔

خواتین اور بچوں کو نماز عید کے لیے ساتھ لے کر جانا

حفصہ بنت سیرین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں ہم اپنی جوان لڑکیوں کو منع کرتے تھے کہ وہ عیدین میں باہر نکلیں پھر ایک عورت (بصریٰ) آئی اور بنو خلف کے محل میں قیام کیا وہ کہتی ہے... میری بہن نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا جب ہم میں سے کسی (عورت) کے پاس اوڑھنی نہ ہو تو کچھ قباحت تو نہیں کہ وہ (نماز عید کے لیے) نہ نکلے؟ آپ نے فرمایا: "اسے چاہیے کہ وہ اپنی ساتھی کی چادر لے لے! اور اسے چاہیے کہ وہ خیر (کے کام) میں اور مسلمانوں کی دعا میں حاضر ہو"۔[صحیح البخاری:324]

ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں ہمیں نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ ہم دونوں عیدوں میں جوان، کنواری پردہ نشین عورتوں کو (نماز کے لیے) لے کر آئیں جبکہ حائضہ عورتوں کو حکم دیا کہ وہ مسلمانوں کی نماز کی جگہ سے دور رہیں۔[صحیح مسلم:2054]

خواتین کو عید گاہ آتے اور جاتے وقت اپنی زینت چھپا کر نکلنا چاہیے اور ایسی خوشبو سے اجتناب کرنا چاہیے جو مردوں تک پہنچ رہی ہو۔

عید گاہ میں نماز ادا کرنا

رسول اللہ ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز ادا کرنے کے لیے عید گاہ میں تشریف لے جایا کرتے تھے۔[صحیح البخاری:956]

خطبہ عید

نماز کے بعد خطبہ دیا جاتا ہے اور عید کا خطبہ منبر پر نہیں ہوتا کیونکہ آپ نے عید کا خطبہ منبر پر نہیں دیا۔[صحیح البخاری:956]

©AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

نوٹ: خطبہ کے وقت خاموشی اختیار کی جائے۔

راستہ تبدیل کرنا

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن ایک راستہ سے جاتے پھر دوسرا راستہ بدل کر آتے۔[صحیح البخاری:986]

باہم ملاقات کرنا

عید کے روز مسلمانوں کی باہم ملاقات آپس کی محبت بڑھانے کا سبب بنتی ہے۔ صحابہ کرام اس ملاقات میں ایک دوسرے کو مندرجہ ذیل دعا دیا کرتے تھے: تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَمِنْكَ اللہ ہم سے اور آپ سے (عبادت) قبول فرمائے۔[فتح الباری لابن حجر، ج:2، ص:446]

خوشی منانا

خوشی منانا اور کھیل وغیرہ کھیلنا جائز ہیں لیکن ایسے کام نہ کیے جائیں جن کے کرنے سے منع کیا گیا ہے اور جن کے کرنے سے گناہ ہو۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ میرے ہاں تشریف لائے جب کہ میرے پاس انصار کی دو بچیاں تھیں اور انصار نے جنگ بعاث میں جو اشعار ایک دوسرے کے مقابلے میں کہے تھے، انہیں گا رہی تھیں۔ وہ دونوں بچیاں (پیشہ ور) گانے والیاں نہیں تھیں۔

ابو بکر رضی اللہ عنہ نے (انہیں دیکھ کر) کہا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں شیطان بانسریاں (بلند ہو رہی) ہے؟ اور یہ عید کے دن ہوا تھا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ابو بکر! ہر قوم کے لیے ایک عید ہے اور یہ ہماری عید ہے"۔[صحیح مسلم:2061]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سوال: نماز عید کی ادائیگی کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: نماز عید دو رکعات ہے پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ تکبیریں ہیں۔

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ تکبیریں کہا کرتے تھے۔

سوال: کیا عید گاہ میں نفل نماز پڑھی جا سکتی ہے؟

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر کے دن دو رکعتیں پڑھیں نہ ان سے پہلے کوئی نفل پڑھا نہ اس کے بعد پھر (خطبہ پڑھ کر) آپ عورتوں کے پاس آئے اور بلال آپ کے ساتھ تھے۔ آپ نے عورتوں سے فرمایا: ”صدقہ کرو“۔ وہ صدقات دینے لگیں کوئی اپنی بالی پیش کرنے لگی کوئی اپنا ہار دینے لگی۔[صحیح البخاری:964]

جمعہ اور عید

سوال: عید جمعہ کے دن ہو تو نماز عید اور نماز جمعہ دونوں کو ادا کرنا ضروری ہے؟

جواب: جمعہ کے دن عید کے مطابق نماز عید ادا کی جائے گی پھر لوگوں کو اختیار ہے کہ چاہیں تو جمعہ ادا کریں یا اسے چھوڑ دیں۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”تمہارے اس دن میں دو عیدیں جمع ہو چکی ہیں تو جو نماز عید ادا کرنا چاہے ہے اسے جمعہ ادا کرنے سے کافی ہو جائے گا اور ہم وقت جمعہ ادا کرنے والے ہیں“۔[سنن أبی داؤد:1073]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

14۔روزوں کی قضاء

سوال: کیا میت کے نذر کے روزے رکھے جائیں گے اور ان کی قضاء کون ادا کرے گا؟

جواب: میت کے نذر کے روزوں کی قضاء اس کے وارث ادا کریں گے:

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت سمندری سفر میں گئی تو اس نے نذر مانی کہ اگر اللہ نے اسے نجات دے دی تو وہ ایک مہینہ روزے رکھے گی۔ چنانچہ اللہ نے اسے نجات دے دی مگر اس نے روزے نہ رکھے حتیٰ کہ مر گئی۔ پس اس کی بیٹی یا بہن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئی تو آپ نے اسے حکم دیا کہ وہ اس کی طرف سے روزے رکھ لے۔[سنن أبی داؤد:3308]

سوال: جو شخص دوران رمضان فوت ہو جائے تو کیا اس کے باقی روزے وراث کو ادا کرنے ہوں گے؟

جواب: جو شخص رمضان کے دوران فوت ہو جائے تو اس کے ورثاء پر باقی ایام کے روزے نہیں ہیں۔

سوال: ایسا بوڑھا شخص جو نہ روزہ رکھ سکے اور نہ قضاء ادا کر سکتا ہو وہ کیا کرے؟

جواب: ایسا بوڑھا شخص جو نہ روزہ رکھ سکتا ہو اور نہ ہی بعد میں قضاء ادا کر سکتا ہو اس پر روزے رکھنے لازم نہیں وہ فدیہ ادا کر دے۔

سوال: کیا جان بوجھ کر روزہ توڑنے والا قضاء دے گا؟

جواب: جان بوجھ کے روزہ توڑنے والا گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوا ہے۔ اسے اخلاص اور توبہ کی شرائط (یعنی اپنے گناہ پر نادم ہو، اس گناہ کو ترک کر دے اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا عزم کرے) کے ساتھ توبہ کرے اور اپنے روزہ کی قضاء ادا کرے۔

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

سوال: کیا حائضہ اور نفاس والی روزوں کی قضاء دے گی؟

جواب: عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہمیں حیض آتا تھا تو ہمیں روزوں کی قضاء دینے کا حکم دیا جاتا تھا، نماز کی قضاء کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔[صحيح مسلم:763]

سوال: کیا نفلی روزوں کی قضاء ادا کی جائے گی؟

جواب: نفلی روزہ کی قضاء ادا نہیں کی جائے گی۔

ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں اور رسول اللہ ﷺ کی بائیں طرف بیٹھ گئیں اور ام ہانی رضی اللہ عنہا آپ کی دائیں طرف تھیں۔ بیان کرتی ہیں کہ خادمہ ایک برتن لے کر آئی اس میں مشروب تھا اس نے وہ نبی کریم ﷺ کو دیا تو آپ نے اس میں سے نوش فرمایا اور پھر ام ہانی رضی اللہ عنہا کو دے دیا تو انہوں نے بھی اس سے پی لیا اور بولیں: اے اللہ کے رسول! میں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور توڑ لیا ہے۔ آپ نے پوچھا: ”کیا یہ قضاء کا روزہ تھا“؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”اگر یہ نفلی تھا تو کوئی حرج نہیں“۔
[سنن أبی داؤد:2456]

اسی طرح ایک اور جگہ آتا ہے

ام ہانی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھی ہوئی تھی، اتنے میں آپ کے پاس پینے کی کوئی چیز لائی گئی، آپ نے اس میں سے پیا پھر مجھے دیا تو میں نے بھی پیا۔ پھر میں نے کہا: میں نے گناہ کا کام کر لیا ہے۔ آپ میرے لیے بخشش کی دعا کر دیجیے۔ آپ نے پوچھا: ”کیا بات ہے“؟ میں نے کہا: میں روزے سے تھی اور میں نے روزہ توڑ دیا۔ تو آپ نے پوچھا: ”کیا کوئی قضاء کا روزہ تھا جسے تم قضاء کر رہی تھی“؟ عرض کیا: نہیں، آپ نے فرمایا: ”تو اس سے تمھیں کوئی نقصان ہونے والا نہیں“۔[سنن الترمذی:731]

© AL HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سوال: کیا قضاء روزے سردی کے موسم میں رکھے جاسکتے ہیں؟

جواب: بغیر کسی سبب کے قضاء میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے کیوں کہ انسان کو بیماری یا موت کا اندیشہ رہتا ہے لیکن اگر سردی کے دنوں میں قضاء کرلے تو کوئی حرج نہیں۔

سوال: فرض روزے کی قضاء کب تک ادا کی جاسکتی ہے؟

جواب: روزوں کی قضاء اگلے رمضان سے پہلے تک ادا کی جاسکتی ہے۔

ابوسلمہ نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ کہتیں کہ رمضان کا روزہ مجھ سے چھوٹ جاتا۔ شعبان سے پہلے اس کی قضاء کی توفیق نہ ہوتی۔ یحییٰ نے کہا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشغول رہنے کی وجہ سے تھا۔[صحیح البخاری:1950]

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ اگر ہم میں سے کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کوئی روزہ چھوڑتی تھی تو وہ قدرت نہ رکھتی کہ ان کی قضاء کرلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے یہاں تک کہ شعبان آجاتا۔[صحیح مسلم:2691]

سوال: جو خواتین دوسرے رمضان کی آمد تک روزوں کی قضاء میں تاخیر کریں ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: علماء کرام اس پر متفق ہیں کہ جس نے بھی رمضان المبارک کے روزے نہ رکھے اس پر آئندہ رمضان آنے سے قبل روزوں کی قضاء کرنی واجب ہے اور اگر کسی نے رمضان کی قضاء میں اتنی تاخیر کردی کہ دوسرا رمضان بھی شروع ہوگیا تو اگر یہ تاخیر کسی عذر کی بنا پر ہو، مثلاً اگر وہ مریض تھا اور دوسرا رمضان شروع ہونے تک وہ بیمار ہی رہا تو اس پر تاخیر کرنے میں کوئی گناہ نہیں کیونکہ یہ معذور ہے اور اس کے ذمہ قضاء کے علاوہ کچھ نہیں لیکن اگر اس نے بغیر کسی عذر کے تاخیر کی مثلاً اگر وہ قضاء کرنا چاہتا تو کرسکتا تھا لیکن

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اس نے آئندہ رمضان شروع ہونے تک قضاء کے روزے نہیں رکھے تو یہ شخص بغیر کسی عذر کے قضاء میں تاخیر کرنے پر گناہ گار ہو گا۔

اور علماء کرام کا متفقہ فیصلہ ہے کہ اس پر قضاءلازم ہے لیکن قضاء کے ساتھ ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلانے میں اختلاف ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں

ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: جب کسی نے کوتاہی کی حتٰی کہ دوسرا رمضان شروع ہو گیا تو وہ روزے رکھے گا اور اس کے ذمہ کھانا کھلانا نہیں اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرسلاً روایت ہے کہ وہ کھانا کھلائے گا، پھر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اور اللہ تعالیٰ نے کھانا کھلانے کا ذکر نہیں کیا بلکہ یہ فرمایا: (دوسرے ایام میں گنتی پوری کرے).

[https://islamqa.info/ur/answers/26865]

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

15۔ نفلی روزہ

سوال: شوال کے چھ روزے رمضان کے فوراً بعد مسلسل رکھنا ضروری ہیں؟

جواب: شوال کے چھ روزے رمضان کے فوراً بعد مسلسل رکھنا ضروری نہیں ہیں لیکن اگر کوئی تسلسل کے ساتھ رکھنا چاہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

سوال: عشرہ ذوالحجہ کی فضیلت زیادہ ہے یا رمضان کے آخری عشرہ کی؟

جواب: کسی نے ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا کہ عشرہ ذوالحجہ اور ماہ رمضان کے آخری عشرے میں سے کون سا افضل ہے؟ تو ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا ذوالحجہ کی (ابتدائی) دس دن رمضان کے آخری دس دنوں سے افضل ہیں اور رمضان کی آخری دس راتیں ذوالحجہ کی (ابتدائی) دس راتوں سے افضل ہیں۔

کیونکہ عشرہ ذوالحجہ کے دنوں میں اللہ تعالیٰ کو جس قدر نیک عمل محبوب ہے اس قدر اور دنوں میں محبوب نہیں اور اس عشرے میں یوم عرفہ یوم نحر اور یوم ترویہ (یعنی ایام حج) بھی ہیں اور رمضان کے آخری عشرے کی راتوں میں ایک رات ایسی بھی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

سوال: نفلی روزے کون سے ہیں اور ان کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: پیر اور جمعرات کے دن کا روزہ

آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ دو دن ایسے ہیں کہ ان میں رب العالمین کے ہاں اعمال پیش ہوتے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ میرے عمل پیش ہوں تو میں روزے سے ہوں“۔

[سنن النسائی: 2358]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھتے ہیں (اس کی کیا وجہ ہے؟) فرمایا: ”سوموار اور جمعرات کو اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی مغفرت فرما دیتا ہے مگر وہ دو آدمی جو آپس میں قطع تعلق کیے ہوئے ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: انہیں چھوڑ دو حتیٰ کہ صلح کرلیں“۔ [سنن ابن ماجہ:1740]

مہینہ کے تین روزے

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے میرے دلی دوست (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) نے تین چیزوں کی وصیت کی ہے کہ موت تک ان کو نہ چھوڑوں۔ ہر مہینہ میں تین دن روزے، چاشت کی نماز اور وتر پڑھ کر سونا۔[صحیح البخاری:1178]

ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی تلقین فرمائی ہے، جب تک میں زندہ رہوں گا ان کو کبھی ترک نہیں کروں گا، ہر ماہ تین دنوں کے روزے، چاشت کی نماز اور یہ کہ جب تک وتر نہ پڑھ لوں نہ سوؤں۔ [صحیح مسلم:721]

ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم ہر مہینے میں ایام بیض (روشن راتوں کے دنوں) کے تین روزے رکھا کریں، یعنی (چاند کی) تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کو۔ [سنن النسائی:2424]

نو ذوالحجہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یوم عرفہ کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا: ”یہ گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے“۔[صحیح مسلم:1162]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

شوال کے چھ روزے

جس نے رمضان کے روزے رکھنے کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے گویا کہ اس نے سارا سال ہی روزے رکھے۔[صحیح مسلم:1164]

محرم کے مہینہ میں روزے رکھنا سنت ہے

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:" رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ تعالیٰ کے مہینہ محرم کے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز رات کی نماز ہے"۔
[صحیح مسلم:1163]

دس محرم الحرام کا روزہ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو آپ نے یہودیوں کو عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہوئے پایا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا:" اس دن کی کیا وجہ ہے"؟ تو وہ کہنے لگے: یہ وہ عظیم دن ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو نجات دی اور فرعون اور اس کی قوم کو غرق کر دیا۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے شکرانے کا روزہ رکھا اس لیے ہم بھی روزہ رکھتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:" ہم زیادہ حق دار ہیں اور تم سے زیادہ موسیٰ علیہ السلام کے قریب ہیں"۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی عاشورہ کے دن روزہ رکھا اور اپنے صحابہ کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔[صحیح مسلم: 1130]

رسول اللہ ﷺ سے عاشورہ کے دن کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا: "وہ گزشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے"۔[صحیح مسلم:1162]

اور مسنون طریقہ یہ ہے کہ اس سے پہلے یا بعد میں یہودیوں کی مخالفت میں ایک دن اور روزہ رکھا جائے۔(یعنی دو روزے رکھے جائیں)

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

شعبان کے روزے

عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفل روزہ رکھنے لگتے تو ہم (آپس میں) کہتے کہ اب آپ روزہ رکھنا چھوڑیں گے ہی نہیں اور جب روزہ چھوڑ دیتے تو ہم کہتے کہ اب آپ روزہ رکھیں گے ہی نہیں۔ میں نے رمضان کو چھوڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی پورے مہینے کے نفلی روزے رکھتے نہیں دیکھا اور جتنے روزے آپ شعبان میں رکھتے میں نے کسی مہینہ میں اس سے زیادہ روزے رکھتے آپ کو نہیں دیکھا۔[صحیح البخاری:1969]

سوال: کیا نفلی روزہ بغیر عذر کے افطار کر سکتے ہیں؟

جواب: نفلی روزہ بغیر عذر کے افطار کیا جا سکتا ہے۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور پوچھا: "کیا آپ لوگوں کے پاس (کھانے کی) کوئی چیز ہے"؟ تو ہم نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: "تو تب میں روزے سے ہوں"۔ پھر ایک اور دن آپ تشریف لائے تو ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں حلوہ تحفے میں ملا ہے۔ آپ نے فرمایا: "مجھے کھلا دو، میں نے روزے کی حالت میں صبح کی تھی"۔ اس کے بعد آپ نے حلوہ کھا لیا۔[صحیح مسلم:2715]

ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں طرف بیٹھ گئیں اور ام ہانی رضی اللہ عنہا آپ کی دائیں جانب تھیں۔ بیان کرتی ہیں کہ خادمہ ایک برتن لے کر آئی اس میں مشروب تھا اس نے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا تو آپ نے اس میں سے نوش فرمایا اور پھر ام ہانی کو دے دیا تو انہوں نے بھی اس سے پی لیا اور بولیں:

©AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اے اللہ کے رسول! میں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور توڑ لیا ہے۔ آپ نے پوچھا: "کیا یہ قضاء کا روزہ تھا"؟ انھوں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: "اگر یہ نفلی تھا تو کوئی حرج نہیں"۔
[سنن أبی داؤد:2456]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نفل روزہ رکھنے والا اپنے نفس کا امین ہے، چاہے تو روزہ رکھے اور چاہے تو نہ رکھے"۔[سنن الترمذی:732]

سوال: کیا عورت شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھ سکتی ہے؟

جواب: "ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت کے لیے جائز نہیں کہ اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ رکھے"۔
[صحیح البخاری:5195]

سوال: حرام مہینوں اور ماہ رجب میں روزے رکھنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: حرام مہینوں اور ماہ رجب میں روزے رکھنے کی کوئی فضیلت قرآن و سنت سے ثابت نہیں۔

سوال: نفلی روزہ رکھنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: "جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک دن بھی روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے ستر سال کی مسافت کی دوری تک دور کر دے گا"۔[صحیح البخاری:2840]

سوال: کیا نفلی روزے مسلسل رکھ سکتے ہیں؟

جواب: نفلی روزے مسلسل نہیں رکھ سکتے۔

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ تک میری یہ بات پہنچائی گئی کہ اللہ کی قسم! میں زندگی بھر دن میں تو روزے رکھوں گا اور ساری رات عبادت کروں گا میں نے رسول

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

اللہ ﷺ سے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، ہاں میں نے یہ کہا ہے۔ آپ نے فرمایا: "لیکن تمہارے اندر اس کی طاقت نہیں، اس لیے روزہ بھی رکھو اور بغیر روزے کے بھی رہو۔ عبادت بھی کرو لیکن سوؤ بھی اور مہینے میں تین دن کے روزے رکھا کرو۔ نیکیوں کا بدلہ دس گنا ملتا ہے، اس طرح یہ ساری عمر کا روزہ ہو جائے گا" میں نے کہا: میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا: "پھر ایک دن روزہ رکھا اور دو دن کے لیے روزے چھوڑ دیا کرو"۔ میں نے پھر کہا کہ میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: "اچھا ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو کہ داؤد علیہ السلام کا روزہ ایسا ہی تھا اور روزہ سب سے افضل طریقہ ہے"۔ میں نے اب بھی وہی کہا کہ مجھے اس سے بھی زیادہ کی طاقت ہے لیکن اس مرتبہ آپ نے فرمایا کہ اس سے افضل کوئی روزہ نہیں ہے۔

[صحیح البخاری:1976]

سوال: صیام اربعین کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: صیام اربعین چار روزے کی قرآن و سنت میں کوئی دلیل نہیں ملتی۔

سوال: عید کے دن روزہ رکھنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: عید کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت ہے۔

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے عید الفطر اور قربانی کے دنوں کے روزوں کی ممانعت کی تھی۔[صحیح بخاری:1991]

© AL-HUDA INTERNATIONL WELFARE FOUNDATION

سوال: کیا عیدین کے دوسرے یا تیسرے دن روزہ رکھا جا سکتا ہے؟

جواب: عید الفطر کے دوسرے یا تیسرے دن روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں البتہ عید الاضحیٰ کے بعد گیارہ، بارہ، تیرہ ذوالحج یعنی ایام تشریق میں رسول اللہ ﷺ نے روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے۔[سنن أبی داؤد:2418]

سوال: کیا ایام تشریق میں روزے رکھے جا سکتے ہیں؟

جواب: ایام تشریق میں رسول اللہ ﷺ نے روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

ابو مرہ مولیٰ ام ہانی سے روایت ہے کہ وہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے ساتھ ان کے والد عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے تو انہوں نے دونوں کو کھانا پیش کیا اور کہا کہ کھاؤ۔ عبداللہ نے کہا: میں روزے سے ہوں۔ تو عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: کھاؤ، ان دنوں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ ہمیں افطار کا حکم دیا کرتے تھے اور روزوں سے منع فرماتے تھے۔ امام مالک نے کہا: اس سے مراد ایام تشریق ہیں۔[سنن أبی داؤد:2418]

سوال: کیا استقبال رمضان کے لیے ایک یا دو دن پہلے روزے رکھ سکتے ہیں؟

جواب: استقبال رمضان کے لیے روزے رکھنے کی کوئی دلیل قرآن و سنت سے نہیں ملتی۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص رمضان سے پہلے (شعبان کی آخری تاریخوں میں) ایک یا دو دن کے روزے نہ رکھے البتہ اگر کسی کو ان میں روزے رکھنے کی عادت ہو تو وہ اس دن بھی روزہ رکھ لے۔[صحیح البخاری:1914]

سوال: کیا صرف جمعہ کے دن کا نفلی روزہ رکھا جا سکتا ہے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے صرف جمعہ کے دن کا نفلی روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

© ALHUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ان کے یہاں جمعہ کے دن تشریف لے گئے، (اتفاق سے) وہ روزہ سے تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کل کے دن بھی تم نے روزہ رکھا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ پھر آپ نے دریافت فرمایا کیا کل روزہ رکھنے کا ارادہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر روزہ توڑ دو۔[صحیح البخاری:1986]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ کوئی بھی شخص جمعہ کے دن اس وقت تک روزہ نہ رکھے جب تک اس سے ایک دن پہلے یا اس کے ایک بعد روزہ نہ رکھتا ہو۔[صحیح البخاری:1985]

سوال: شعبان میں روزے کب تک رکھ سکتے ہیں؟

جواب: پندرہ شعبان تک روزے رکھے جاسکتے ہیں۔ البتہ اگر کسی کو روزے رکھنے کی عادت ہو تو وہ پندرہ شعبان کے بعد بھی روزہ رکھ سکتا ہے۔ مثلاً: پیر اور جمعرات کا روزہ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب شعبان آدھا گزر جائے تو روزہ نہ رکھو“۔[سنن أبی داؤد:2337]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص رمضان سے پہلے (شعبان کی آخری تاریخوں میں) ایک یا دو دن کے روزے نہ رکھے البتہ اگر کسی کو ان میں روزے رکھنے کی عادت ہو تو وہ اس دن بھی روزہ رکھ لے۔[صحیح البخاری:1914]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

تحقیق تمہارے پاس رمضان آیا ہے۔

یہ برکتوں والا مہینہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے تم پر فرض کیے ہیں۔

اس میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں،

جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور

شیاطین جکڑ دیے جاتے ہیں۔

اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

جو اس کی بھلائی سے محروم رہا تو تحقیق وہ محروم ہی رہا۔

[مسند احمد: 7148]

AL-HUDA
Publications (Pvt) Ltd.